محبی فی اللہ......

...... شاہ صاحب کی ہستی عجیب وغریب ہستی تھی۔ مفسر سمجھتا ہے مفسر ہیں۔ فقیہہ سمجھتا ہے فقیہہ ہیں متکلم سمجھتا ہے متکلم ہیں۔ محدث سمجھتا ہے محدث ہیں۔ صوفی سمجھتا ہے صوفی ہیں۔ سیاسی آدمی سمجھتا ہے شاہ صاحب سیاسی آدمی ہیں فلسفی سمجھتا ہے فلسفی ہیں۔ اور واقعہ یہ ہے کہ امام ولی اللہ سب کچھ تھے اور طریق سلف پر گامزن تھے۔ مولانا محمد قاسم بانی مدرسہ دیوبند نے کیا اچھے جملے اس اعجوبۂ دہر کے متعلق استعمال کئے ہیں۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی لکھتے ہیں: "اگر صرف شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سرزمین ہند میں پیدا ہوتے تو یہ فخر ہندوستان کے لئے کافی ہے" نواب صدیق حسن خاں مرحوم نے اور دیگر حضرات نے بھی شاہ صاحب کی تعریف لکھی ہے۔ اور یہ واقعہ ہے ھو کذلک کما قالوا۔ امام ولی اللہ کی سیرت پر ایک رسالہ لکھ چکا ہوں جس کو مولانا محمد سعدی صاحب قرول باغ دہلی سے شائع کر چکے ہیں۔ اس کے بعد امام ولی اللہ کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ کا ترجمہ شائع ہو گیا.... ابھی حال ہی میں امام ولی اللہ کی المسوّیٰ کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ پہلی جلد کا ترجمہ مکمل ہے۔ دوسری جلد کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ یہ نصف کے قریب ہو گیا ہے۔

ابوالعلاء محمد اسمٰعیل کان اللہ لہٗ

گودھرہ، گجرات کاٹھیاواڑ

....

شاہ ولی اللہ اکیڈمی کی تاسیس کی خبر ملی۔ عرصہ سے امام صاحب علیہ الرحمۃ کے افکار اور مشن پر ایک مستقل ادارہ کی ضرورت تھی۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ وجود میں آگیا۔ اب امید بندھی ہے کہ ان کے علمی کارناموں اور ان کے فلسفۂ و حکمت کی اشاعت کا کام اعلیٰ پیمانہ پر انجام پائے گا۔ اور یہ علوم کا خزینہ نہ صرف مشرقی زبانوں کے حدود میں محیط رہے گا۔ بلکہ مغربی زبانوں میں بھی اس کی تبلیغ واشاعت ہوگی ... توقع ہوئی ہے کہ مجوزہ پروگرام جلد عملی جامہ پہنے گا اور یہ علمی مرکز ان مقاصد کی تکمیل کرے گا، جو اس کے پیش نظر ہیں.... شیخ صاحب نے اس کی نگرانی قبول کی ہے یہ امید افزا بات ہے۔ خدا کامیابیوں سے نوازے۔

سید احتشام بن حسن ریسرچ اسسٹنٹ

انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ